معز امجد
ترجمہ وتدوین: شاہد رضا

امام کے ساتھ نماز تہجد

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أُنَاسٌ فِي رَمَضَانَ يُصَلُّونَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: ”مَا هٰؤُلَاءِ“؟ فَقِيلَ: هٰؤُلَاءِ نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْآنٌ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّي وَهُمْ يُصَلُّونَ بِصَلٰوتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”أَصَابُوا وَنِعْمَ مَا صَنَعُوا“. (ابوداؤد، رقم ۱۳۷۷)

حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ ماہ رمضان میں (ایک رات) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے (مسجد کے لیے) نکلے اور دیکھا کہ لوگوں کی ایک جماعت مسجد کے ایک گوشے میں نماز ادا کر رہی ہے، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دریافت فرمایا: یہ کون لوگ ہیں؟ آپ کو جواب دیا گیا: (یارسول اللہ)، یہ وہ لوگ ہیں جن کو قرآن مجید یاد نہیں ہے، اس لیے یہ لوگ حضرت ابی بن کعب (رضی اللہ عنہ) کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں، اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (توثیق کرتے ہوئے) ارشاد فرمایا: انھوں نے درست کیا اور انھوں نے کیا ہی اچھا کام کیا ہے۔

توضیح روایت

اس واقعے سے متعلق چھ میں سے چار روایات مسلم بن خالد کے واسطے سے روایت کی گئی ہیں جنھیں ضعیف قرار

دیا گیا ہے۔ امام ابوداؤد اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد آخر میں رقم طراز ہیں:

ليس هذا الحديث بالقوي، مسلم بن خالد ضعيف. (ابوداؤد، رقم ۱۳۱۷)

''یہ حدیث (ثقاہت کے اعتبار سے) قوی نہیں ہے، (اس لیے کہ) مسلم بن خالد ضعیف ہیں۔''

جہاں تک باقی دو روایات کا تعلق ہے تو ان میں سے ایک کے تحت امام بیہقی اپنی کتاب ''السنن الکبریٰ'' میں لکھتے ہیں:

هذا مرسل ... ثعلبة بن أبي مالك القرظي من الطبقة الأولى من تابعي أهل المدينة ... وليست له صحبة. وقد روى بإسناد موصول إلا أنه ضعيف. (رقم ۴۳۸۷)

''یہ سند مرسل ہے ... (اس لیے کہ) ثعلبہ بن ابومالک القرظی (جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کر رہے ہیں) تابعین مدینہ کے طبقۂ اولیٰ میں سے ہیں ... اور (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے) صحابی نہیں ہیں۔ وہ اس روایت کو سند متصل کے ساتھ بھی روایت کر چکے ہیں، مگر یہ سند ضعیف ہے۔''

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

متون

اپنی اصل کے اعتبار سے یہ روایت ابوداؤد، رقم ۱۳۷۷ میں روایت کی گئی ہے۔

اسی طرح کا مضمون بعض اختلافات کے ساتھ ابن خزیمہ، رقم ۲۲۰۸؛ بیہقی، رقم ۴۳۸۶-۴۳۸۸ اور ابن حبان، رقم ۲۵۴۱ میں روایت کیا گیا ہے۔

حاصل کلام

درج بالا بحث کی روشنی میں اس روایت کے بارے میں چونکہ محدثین کی آرا منفی ہیں، اس لیے احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ اس روایت کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نہ سمجھی جائے۔